افتتاح کلام

نزولِ وحی کے بعد سے قرآن کریم کی ترتیب و جمع آوری کے حوالے سے ابتدائی دور ہی میں کام شروع ہو چکا تھا۔ جمع و تدوین کلام الٰہی کے بعد قرآن کریم کے اسرار و رموز کی وضاحت و تفسیر پر بھی باقاعدہ کام شروع ہوا اور ہر دور میں اس کے اسرار و رموز سے پردے اٹھتے رہے لیکن زمانے کے گذرنے کے ساتھ ساتھ اس کتاب عظیم کی تازگی اور اس کے پیغام کی گہرائی میں اضافہ ہی ہوتا رہا یہاں تک کہ آج کے ترقی یافتہ دور میں انسانی ادراکات اور علم و فہم میں اس قدر اضافہ کے باوجود یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ قرآن کریم کسی بھی انسانی معاشرے کی ہدایت و رشد کے لئے کافی ہے اور عصری ضرورتوں کے مطابق اس سے انسان کی نجات اور معنوی و مادی احتیاجات کے لئے بھرپور فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

قرآن کریم کے مختلف پہلو ہیں۔ الفاظ کا حسن ظاہری جہاں قاری کے دل و دماغ کو معطر کرتا ہے مفاہیم کی بلندی کی گہرائی اور فطرت انسانی سے اس کی ہم آہنگی اس کی مردہ روح میں زندگی کی لہر دوڑا دیتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے جملوں اور آیات میں موجود موسیقیت ہر اہل دل کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔ یہ وہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ عربی نثر میں کوئی نثر قرآن کریم کی طرح سے حسین و دل پذیر اور متاثر کن آواز و آہنگ میں نہیں پڑھی جاتی۔

مسلمانوں کی طرف سے طول تاریخ میں قرآن کریم کے دو پہلوؤں کی طرف خصوصی توجہ دی گئی ہے جن میں سے ایک تفسیر قرآن کریم ہے۔ اس حوالے سے ایک بے بہا ذخیرہ اسلامی ثقافت کے حصہ کے طور پر آج بھی موجود ہے۔ دوسرا تلاوت قرآن کریم ہے۔ اس حوالے سے بھی صدر اسلام ہی سے خصوصی توجہ دی گئی کیونکہ اس کا حکم خود قرآن کریم نے دیا ہے۔ قرآن کریم نے تلاوت کے اصول اور مقاصد دونوں بیان کئے ہیں۔ اس کا حکم ہے کہ قرآن کو بلند آواز میں پاک صاف اور طاہر ہو کر باطنی اور معنوی آمادگی اور صوت حسن کے ساتھ پڑھا جائے۔ اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ قرآن کو آرام آرام سے واضح تلفظ اور درست ادائیگی کے ساتھ پڑھا جائے۔ سورہ مزمل کی ابتدائی آیات ان نکات کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ اس طرح کی تلاوت سے اجتماعی اور معاشرتی طور پر مسلمانوں کو وحدت و اخوت کی طرف متوجہ کیا جا سکتا ہے۔ اور انسان کے دل کو قرآن کریم کی معنوی تاثیر سے مجذوب کیا جا سکتا ہے۔ جناب رسالت مآبؐ کے اپنے دور میں ان اصولوں پر عمل کیا جاتا تھا اور صحابہ کرام میں ابو موسیٰ اشعری یمنی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کے تلاوت کلام پاک کا انداز بہت دل نشین ہوتا تھا۔ ان کی دل نشین اور محزون صدا اور آہنگ میں قرآن پاک کی تلاوت سے لوگ بہت متاثر ہوتے تھے کیونکہ ایسی تلاوت قلب انسانی کو اللہ کی طرف متوجہ کرتی ہے اور انسان اپنے باطن میں اطمینان اور سکون کا احساس پاتا ہے۔ قرآن کریم نے شاید اسی لئے اپنے پیروکاروں کو حکم دیا ہے کہ :

وَ اِذَا قُرِیءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَ اَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْن

جب قرآن کی قرأت ہو تو انہیں چاہیے کہ وہ اسے غور سے سنیں اور خاموش رہیں۔ شاید ان پر رحم کیا جائے۔

قرأت و تلاوت قرآن کے موقع پر خاموشی خضوع و خشوع اور احترام ہی کے حوالے سے ہو سکتی ہے۔ مصر کو اس حوالے سے یہ امتیاز حاصل ہے کہ تلاوت و قرأت قرآن کے میدان میں اس ملک کے علماء اور قاریان قرآن نے نئی بنیادیں رکھیں اور تلاوت کے نئے اصول متعارف کرائے اور اس طرح قرأت و تلاوت قرآن کے میدان میں استاد عبدالباسط' استاد مصطفیٰ اسماعیل غلوش' استاد ابو العینین شعیشع' استاد محمد فرید السندیونی اور استاد محمد صدیق منشاوی جیسے قاری حضرات نے لوگوں میں اپنی سحر آفرین آواز کا جادو جگایا اور صدائے قرآنی سے لوگوں کے دلوں کو مسحور کیا جن میں ہماری حکومت بھی شامل ہے جس نے صدائے قرآنی کو دلوں تک پہنچانے کا اہتمام کیا ہے جو لائق تحسین ہے لیکن ان پروگراموں کو اسی سرمائے کے ساتھ زیادہ پروقار اور بہتر بنایا جا سکتا تھا اگر ارباب اقتدار اس امر کی طرف تھوڑی سی توجہ معطوف کریں تو یہ کام بہت اچھے انداز میں کیا جا سکتا ہے۔ جب تک لوگ قرآن کریم سے مانوس نہیں ہوتے۔ معاشرہ صالح نہیں بن سکتا۔ اس سے ارباب حکومت کو اپنے ہمسایہ اسلامی ممالک سے سیکھنا چاہیے۔ متحدہ عرب امارات میں رمضان المبارک میں دنیا بھر کے بہترین ۲۰۰ قاریوں کو حکومتی سطح پر دعوت دی کر بلایا جاتا ہے اور دو دو کے گروپس میں انہیں تقسیم کر کے ہر رات مساجد میں عوام کو ان کی دلپذیر و دل نشین آواز میں قرآن کریم کی تلاوت سنائی جاتی ہے۔ ہر رات ہر مسجد میں نیا گروپ جاتا ہے اور تلاوت پیش کرتا ہے۔ اس طرح ایک ماہ کے عرصے میں ۱۵۰۰ مساجد میں نمازی اور دیگر عوام تلاوت قرآن کے فیوضات سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔ ہمسایہ ملک اسلامی جمہوریہ ایران میں ریڈیو اور ٹی۔ وی دونوں پر روز معروف اور مشہور قراء قرآن کی تلاوت پیش کی جاتی ہے۔ ریڈیو پر تو اس کا دورانیہ ۸۔۹ گھنٹوں پر محیط ہوتا ہے۔ اسی طرح نزول قرآن کریم کی راتوں میں حفظ و تلاوت قرآن کریم کے بین الاقوامی مقابلے منعقد ہوتے ہیں جن میں پاکستان' ہندوستان' بنگلہ دیش' سعودی عرب' کویت' یمن' لبنان' مصر' انڈونیشیا' ملائیشیا اور باقی اسلامی و غیر اسلامی ممالک کے قاریان قرآن شریک ہوتے ہیں اور تمام ہفتہ یہ پروگرام براہ راست T.V سے دکھایا جاتا ہے اور وہاں کے عوام ان قرآن مقابلوں کو اسی شوق' لگن اور جذبے سے دیکھتی ہے جس شوق لگن اور جذبے سے ہماری عوام TV پر کرکٹ کے میچ دیکھتی ہے۔ قدروں کے اس فرق کی وجہ شاید سطح فکری اور ترجیحات ہی ہوں ...! کسی بھی مصلحت کی وجہ سے اگر ہماری حکومتیں یہ کام نہیں کر سکتیں تو دینی تنظیمیں' دینی ادارے' مدارس وغیرہ تو ایسے قرآنی پروگراموں کا انعقاد کر سکتے ہیں ...! دیر کس بات کی ہے ...!

المیزان چونکہ قرآنی پرچہ ہے لہذا قرآن کریم کے حوالے سے ایسے موضوعات پر قلم اٹھانا اپنا فرض سمجھتا ہے۔

قارئین کرام' علمائے اعلام' دانشوران قوم اور اساتذہ کرام سے ہماری درخواست ہو گی کہ علوم و معارف قرآنی کی ترویج میں جو بھی قدم اٹھ سکے وہ آگے بڑھیں۔ ہمارا ادارہ ممکنہ حد تک آپ سے تعاون کرے گا' اگر علمی' تحقیقی اور پر مغز تحریریں آپ لکھیں یا کسی کو اس کا اہل پائیں تو المیزان کی طرف سے دعوت عام ہے۔ یہ آپ ہی کا پرچہ ہے۔ آپ ہی کے لئے ہے۔ اسے کلام الٰہی سے قریب تر ہونے کا ایک بہانہ سمجھیے اور شانہ بشانہ ساتھ دیجیے۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

محمد امین شہیدی